چکبستؔ کی شاہ کار نظم

''رامائن کا ایک سین''

Teaching Lecture
B.A. (Urdu Hons.) IV
by
Dr. Fatahullah Quadri
Assist. Prof. Deptt of Urdu
A. N. D. College Shahpur Patori
(Samastipur)

رامائن کا ایک سین چکبستؔ کی شاہ کار نظم ہے، اس کی تخلیق میں چکبستؔ نے بالمیکی اور رادھیا تم نارائن سے استفادہ کیا ہے، اس نظم کے لیے چکبستؔ نے رامائن کے ایک سین کا انتخاب کیا ہے، یہاں رام راج پاٹ چھوڑ کر جوگی کا بھیس اختیار کر کے چودہ برس کے لیے بن باس جانے کی تیاری کرتے ہیں، بالمیکی رامائن میں سین اس طرح ہے کہ رام کو راجا دسرتھ اپنے محل میں بلاتے ہیں، یہاں وہ کیکئی کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں، وہیں کیکئی رام کو بتاتی ہے کہ انہیں چودہ برس کا بن باس اور بھرت کے لیے اجودھیا کی راج گدی کا بر میں نے مہاراجے سے مانگا ہے، جس کا وعدہ انہوں نے مجھ سے کیا ہے، اس لیے اب تم جلدی سے بن باس جانے کی تیاری کرو، رام کے بن باس جانے کی بات کیکئی کے منہ سے سن کر راجہ دسرتھ غش کھا کر وہیں گر پڑتے ہیں، تب رام انہیں اٹھا کر بیٹھا دیتے ہیں اور اس کے بعد بن باس جانے کی تیاری کرنے لگتے ہیں۔

اس کے بعد رام ماں سے وداع ہونے کے لیے ان کے پاس جاتے ہیں، تب دونوں کے درمیان غم انگیز باتیں ہوتی ہیں۔

رامائن کے ایک سین کی تخلیق کے لیے ایسا لگتا ہے کہ چکبستؔ نے میر انیسؔ کے ایک مرثیہ سے بھی استفادہ کیا ہے، جس کا اثر ان کی اس نظم میں پر صاف دکھائی دیتا ہے، جس طرح انیسؔ کے مرثیے میں انسانی رشتہ کی پاسداری، جذبات نگاری اور رنج وغم کے اظہار کا کمال نظر آتا ہے، ٹھیک اسی طرح چکبستؔ کی رامائن کے ایک سین

میں بھی دکھائی دیتا ہے۔

رامائن کا یہ حصہ جہاں رام کوشلیا سے بن جانے کی اجازت لینے جاتے ہیں، بہت اہم حصہ ہے، چکبستؔ نے اپنے شاعرانہ کمال کے ذریعہ اسے یادگار بنا دیا ہے، یہاں چکبستؔ نے رامائن سے صرف ماں اور بیٹے کے درمیان کے معاملات کا انتخاب کیا ہے، حالاں کہ وہ سین بھی اس سے کم اہم نہیں جہاں راجہ دسرتھ کا انتقال ہو جاتا ہے، رام کے بن باس جانے سے ماں تو کسی طرح اپنا دکھ کاٹتی ہے، لیکن راجہ دسرتھ بیٹے کی جدائی برداشت نہیں کر پائے، دن رات تڑپتے ہیں اور آہ وزاری کرتے رہتے ہیں، غش کھا کھا کر گرتے ہیں، سنبھلتے ہیں اور آخر میں بن باس کے پانچ دن بعد ہی انتقال کر جاتے ہیں، راجہ دسرتھ کی جدائی اور انتقال کا یہ سین اسی میں شامل ہے، راجہ دسرتھ روتے ہوئے کہتے ہیں:

’’مجھے جلدی ہی سری رام ماتا کوشلیا کے گھر میں پہنچا دو کیوں کہ میرے دل کو سکون نہیں ملتا۔

وہاں کوشلیا کے محل میں داخل ہو کر پلنگ پر لیٹ جانے پر بھی راجہ دسرتھ کا دل بے قرار اور دکھی تھا۔

دونوں بیٹے اور بہو سیتا سے خالی وہ محل راجہ کو چاند سے خالی آسمان کی طرح بے رونق دکھائی دینے لگا۔‘‘

چکبستؔ رامائن کے ایک سین میں چند مزید سین لکھ کر اسے مکمل کرنا چاہتے تھے، لیکن وکالت کے پیشے اور دیگر مصروفیات کے سبب اس کام کے لیے انہیں فرصت بہت کم ملتی تھی، اس طرح یہ مکمل نہ ہو سکی، اس میں شک نہیں کہ اگر چکبستؔ پوری رامائن اردو میں منظوم کر دیتے تو وہ اردو ادب کا بیش قیمت سرمایہ ہوتا، لیکن موت نے انہیں اس کی مہلت نہ دی۔